

برشکال گریہ عاشق ہے، دیکھا چاہیے ۱۔ لغات - برشکال :

کھل گئی مانند گل، سو جا سے دیوارِ چمن  
الفت گل سے غلط ہے دعویٰ وارِ ستلی  
سرو ہے باوصفِ آزادی گرفتارِ چمن  
کی مانند کھل گئی ہے۔

برکھارت - برسات -

شرح : عاشق کی آنکھوں

نے جو جھڑی لگا رکھی ہے

دیکھیے، وہ کیا رنگ لائے،

باغ کی دیوار سو جگہ ہے پھول

مولانا طباطبائی کی یہ رائے خاص توجہ کی مستحق ہے کہ "ہے" کی جگہ اصل میں غالباً "بھی" کا لفظ تھا۔ کاتب نے غلطی سے "بھی" کی جگہ "ہے" بنا دیا۔ یعنی عام برساتیں تو دیکھ چکے۔ اب ذرا دیدہ عاشق کی برکھارت بھی دیکھیے اور اندازہ کیجیے کہ یہ کیا رنگ لائے گی۔

دوسرے مصرع میں لفظ "کھل" اور "کھل" دونوں طرح معنی دیتا ہے۔ دیوار سے مناسبت کھل جانے یعنی پھٹ جانے یا شگافہ ہو جانے کو ہے اور پھول سے تشبیہ کا تقاضا یہ ہے کہ اسے "کھل" پڑھا جائے، معنی دونوں صورتوں میں ایک ہے۔ شعر کا مفہوم بظاہر یہ ہے کہ دیدہ عاشق کی جس برسات نے دیوارِ چمن کو پھول کی مانند سو جگہ سے کھلا دیا، اس نے چمن میں خدا جانے کیا گل کھلائے ہوں۔

۲۔ لغات - وارِ ستلی : آزادی۔

شرح : خواہہ حالی فرماتے ہیں :

"مطلب یہ ہے کہ کوئی کیسا ہی آزاد و وارستہ مزاج ہو، دنیا میں عشق و محبت کے پھندے سے نہیں چھوٹ سکتا۔"

پھول کی محبت سے آزادی حاصل کرنے اور چھٹکارا پانے کا دعویٰ بالکل غلط ہے۔ سرو کو دیکھیے، اسے آزاد کہا جاتا ہے، لیکن آزادی کے باوجود وہ باغ میں قید ہے۔ گویا باغ کے دائم محبت میں گرفتار ہے۔